بسم اللہ الرحمٰن الرحیم وبہ نستعین......

اداریہ

فصل لربک وانحر ....قربانی اورذبیحہ کے مسائل

ہر سال عید قرباں کے موقع پر مسلمانان عالم قربانی کے جانور خریدتے اور قربانی کرتے ہیں حدیث شریف میں قربانی کی غرض وغایت "تقرب" بیان کی گئی ہے یعنی اللہ کی رضا کا حصول......-- قربانی سنت ابراہیمی ہے جسے اللہ کے آخری نبی ﷺ نے **سنت ابیکم ابراھیم** کہ کراپنی امت میں جاری فرمایا...... یہود ونصاری کی طرح تحسین وتجدید کے نام پر دین میں تحریف کرنے کے خواہش مند کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتے عید قرباں پر بھی انہیں جانور ذبح ہوتے ہوئے اچھے نہیں لگتے انہیں ہرطرف پھیلا ہواجانوروں کا خون دیکھ کران جانوروں پر بڑا ترس آتا ہے جن کے بارے میں اللہ جل مجدہ وعلی کا فرمان ہے........... **ولکل امۃ جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام** (اور ہر امت کے لئے ہم نے مقرر کی ہے ایک قربانی تا کہ وہ ان بے زبان جانوروں کوذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لیا کریں)

نیز فرمایا......... **ویذکروا اسم اللہ فی ایام معلومات علی ما رزقھم من بھیمۃ الانعام فکلوا منھا واطعموا البائس الفقیر** (اوران بے زبان چو پایوں کوذبح کرتے وقت ان پر اللہ کا نام لیا کریں' ان مقررہ دنوں میں جو اللہ نے انہیں عطا فرمائے ہیں پس خود بھی کھاؤ ان میں سے اور کھلاؤ مصیبت زدہ محتاج کو) ایک اور جگہ قرآن کریم میں فرمایا گیا......... اللہ الذی جعل لکم الانعام لترکبوا منھا ومنھا تاکلون (اللہ وہ ہے جس نے بنائے تمہارے لئے مویشی تا کہ ان میں سے کسی پر سواری کرو اور کسی کا گوشت کھاؤ)

حج اورعید قرباں کے موقع پر قربانی اور ذبح بہائم کے حوالہ سے اتنی صریح آیات کے باوجود ہمارے جدت پسندوں کو قربانی کا عمل فضول نظر آتا ہے' پھرایک دوسری قسم اسلام کے بہی خواہوں کی وہ ہے جو اسلام کی کانٹ چھانٹ کرکے اسے خوشنما بنانے میں مصروف نظر آتی ہے'

اس فرقے کا عمل یہ ہے کہ شعائر اسلام میں سے ہر ایک میں اختصار' کی' اور لیپا پوتی کر کے اس کو خوبصورت بنانے پر زور' جیسے نماز میں صرف فرضوں پر اکتفاء' نفلی عبادات سے گریز' حتی کہ تراویح میں بھی چار اور آٹھ کا مشورہ' داڑھی خشخشی اور واجبی سی رکھنے کو فروغ' اور بڑی داڑھیاں صرف بڑے لوگوں (امراء و قائدین) کے لئے مباح قرار دینا' کوئی نچلے درجے کا رکھ لے تو اسے بڑوں کی برابری کے سبب اہانت خیال کرنا' تسبیح و مصلی سے بعد پیدا کرنے کے لئے ہمہ جہت کوششیں' جاری رکھنا تصوف سے عناد اور صوفیاء و علماء کی مجالس سے اپنی رعایا کو دور رہنے کا مشورہ دیتے رہنا ایسے لوگوں کا شعار ہے جو شعائر اسلام کی اصلاح و تحسین میں لگے رہتے ہیں۔ قربانی کے موقع پر ان کی پوری کوشش اپنے ان "مجاہدین اسلام" کو کسی نہ کسی طرح گوشت مہیا کرنے کی ہوتی ہے جو شہروں سے دور جنگلوں میں خیمہ زن ہو کر "مشرکین اسلام" (قدامت پسند مسلمانوں) کے خلاف جہاد کی مخصوص تربیت حاصل کرنے میں مصروف ہوں۔ اس لئے مجاہدین کو قربانی کا گوشت بھجوانے بلکہ سالم قربانیاں بھجوانے یا ان قربانیوں کی رقوم بھجوانے کرنے کے کار خیر کا ٹھیکہ بھی انہی کے پاس ہوتا ہے۔ قربانی بظاہر تو عید الاضحیٰ کے موقع پر ایک جانور ذبح کرنے کا نام ہے مگر یہ معاملہ اتنا سادہ بھی نہیں' بلکہ اس عمل میں بعض امور کا نہایت باریک بینی سے جائزہ لینا ضروری ہے' شریعت کی اصطلاح میں جانوروں کو شرعی تقاضوں کے مطابق ذبح کرنا تذکیہ کہلاتا ہے۔

تذکیہ (جانور کو ذبح کرنا) ان امور میں سے ہے جو کتاب و سنت سے ثابت شرعی احکام کے تابع ہیں۔ ان احکام کی رعایت میں اسلام کے شعائر اور اس کی مخصوص نشانیوں کا التزام ہے جن کے ذریعے ایک مسلمان غیر مسلم سے ممتاز ہوتا ہے۔ نبی ﷺ کا ارشاد ہے: ''جو شخص ہماری طرح نماز پڑھے، ہمارے قبلے کی طرف رخ کرے اور ہمارے ذبیحہ کو کھائے وہ مسلمان ہے اور اللہ اور اس کے رسول کی پناہ میں ہے۔''

قربانی اور ذبیحہ کے حوالہ سے مختلف سوالات سننے میں آتے ہیں ان میں سے بعض کے جوابات حسب ذیل گفتگو سے امید ہے واضح ہو جائیں گے۔

شرعی تذکیہ کیا ہے؟

خلافِ اولی وہ کام ہے کہ جس کے کرنے میں قباحت کا ذکر ہو (اصول فقہ)

شرعی تذکیہ (شرعی طور پر جانور کو ذبح کرنا) درج ذیل طریقوں میں سے کسی ایک سے انجام پاتا ہے:

(۱) **ذبح:** یہ عمل حلق، مری اور ودجین (گردن کی دو رگیں) کاٹنے سے انجام پاتا ہے۔ بھیڑ بکری، گائے اور پرندوں وغیرہ کو ذبح کرنے میں شرعی طور پر یہی طریقہ قابل ترجیح ہے۔ دوسرے جانوروں کو بھی اس طرح ذبح کرنا جائز ہے۔

(۲) **نحر:** یہ عمل لبہ یعنی گردن کے زیریں حصے کے گڑھے میں نیزہ یا کوئی دھار دار چیز مارنے سے انجام پاتا ہے۔ اونٹ اور اس جیسے جانوروں کو ذبح کرنے میں شرعی طور پر یہی طریقہ قابل ترجیح ہے۔ البتہ گایوں کو بھی اس طرح ذبح کرنا جائز ہے۔

(۳) **عقر:** اس کا طریقہ یہ ہے کہ بے قابو جانور کے بدن کے کسی حصے میں زخم لگا دیا جائے، خواہ وہ ایسا جنگلی جانور ہو جس کا شکار جائز ہے، یا ایسا پالتو جانور ہو جو وحشی بن گیا ہو۔ اگر شکار کرنے والا ایسے جانور کو زندہ پالے تو اسے ذبح یا نحر کرنا ضروری ہے۔

تذکیہ کی صحت کے لیے درج ذیل شرائط ہیں:

(۱) تذکیہ (ذبح) کرنے والا بالغ یا سنِ شعور کو پہنچا ہوا ہو، مسلمان ہو۔ (اگرچہ اہل کتاب کا ذبیحہ بھی جائز ہے)

(۲) ذبح کا عمل دھار دار آلے سے انجام پائے اور جانور کی گردن اس کی دھار سے کٹے، خواہ یہ آلہ لوہے کا ہو یا کسی اور چیز کا۔ بس شرط یہ ہے کہ اس سے خون بہے۔ دانتوں اور ناخنوں سے ذبح کرنا جائز نہیں۔ اسی لیے درج ذیل حیوانات کے حلال ہونے کے باوجود کھانا حلال نہیں:

——جس جانور کا گلا اسی کے کسی عمل سے گھٹ جائے یا کوئی دوسرا اس کا گلا گھونٹ دے۔ (قرآنی اصطلاح میں اسے **اَلْمُنْخَنِقَةُ** کہا گیا ہے)

——جس کی جان کسی بھاری چیز مثلاً پتھر، ڈنڈا وغیرہ کی چوٹ سے چلی جائے۔ **(اَلْمَوْقُوْذَةُ)**

——جو کسی اونچی جگہ سے یا گڑھے میں گر کر مر جائے۔ **(اَلْمُتَرَدِّيَةُ)**

——جو سینگ لگنے سے مر جائے۔ **(اَلنَّطِيْحَةُ)**

مکروہِ تحریمی وہ فعل ہے جس کے کرنے سے عبادت ناقص ہو جاتی ہے اور کرنے والا گناہ گار ہوتا ہے

______۔جسے کوئی درندہ یا شکاری پرندہ پھاڑ کھائے جسے شکار پر بھیجنے کے لیے سدھایا نہ گیا ہو۔ (مَااَکَلَ السَّبُعُ)

اگر مذکورہ حیوانات میں سے کسی کو زندہ پایا جائے ، اس طور پر کہ وہ جاں کنی کے عالم میں نہ ہو اور اس کا تذکیہ کر دیا جائے تو اس کا کھانا جائز ہے۔

(۳) تذکیہ کرنے والا تذکیہ کرتے وقت اللہ تعالیٰ کا نام لے۔ اس کام کے لیے ٹیپ ریکارڈ کا استعمال کفایت نہیں کرے گا۔ ہاں اگر کوئی بسم اللہ پڑھنا بھول جائے تو اس کا ذبیحہ حلال ہوگا۔

تذکیہ کے کچھ آداب ہیں جو اسلامی شریعت میں بیان کیے گئے ہیں، تاکہ حیوان کے ساتھ ذبح سے قبل ، ذبح کے دوران اور ذبح کے بعد نرمی اور رحم دلی کا مظاہرہ ہو۔ اس لیے جس جانور کو ذبح کرنا ہو اس کے سامنے اوزار تیز نہ کیا جائے ، اسے کسی دوسرے جانور کے سامنے ذبح نہ کیا جائے ، اسے کسی غیر دھار دار آلے سے ذبح نہ کیا جائے ، ذبیحہ کو تکلیف نہ پہنچائی جائے ، اور جب تک کہ یہ اطمینان نہ ہو جائے کہ اس کی جان نکل گئی ہے ، اس وقت تک نہ اس کے جسم کا کوئی حصہ کاٹا جائے ، نہ اس کی کھال کھینچی جائے ، نہ اسے گرم پانی میں ڈبکی دی جائے اور نہ اس کے پر اکھیڑے جائیں۔

مناسب یہ ہے کہ جس جانور کو ذبح کرنے کا ارادہ ہو وہ متعدی امراض سے محفوظ ہو اور اس میں کوئی ایسی چیز بھی نہ پائی جاتی ہو جس سے گوشت میں ایسی تبدیلی پیدا ہو جائے کہ اس کا کھانا ضرر رساں ہو۔ یہ صحتی مقصد ان جانوروں میں پایا جانا ضروری ہے جن کا گوشت بازاروں میں رکھا جاتا یا ایکسپورٹ کیا جاتا ہے۔

(الف) شرعی تذکیہ میں اصل یہ ہے کہ اسے جانور کو جھٹکا دیے بغیر انجام دیا جائے۔ اس لیے کہ ذبح کے اسلامی طریقے پر اس کے شروط و آداب کے ساتھ عمل کرنا بہتر ہے۔ اس میں جانور کے ساتھ رحم دلی، اسے ذبح کرنے میں نرمی اور تکلیف میں کمی ہوتی ہے۔ ذبح کا عمل انجام دینے والے اداروں سے مطلوب یہ ہے کہ وہ بڑی جسامت کے جانوروں کے تعلق سے ذبح کے

سنت وہ فعل ہے جس کے کرنے کا مطالبہ غیر لازمی طور پر اس طرح ہو کہ کرنے کی تاکید ہو (اصول فقہ)

طریقوں میں بہتری لائیں، بایں طور کہ انھیں ذبح کرنے میں اس اسلامی اصول پر عمل کیا جا سکے ۔ اگر جانوروں کو جھٹکا دینے کے بعد ان کا شرعی طریقے پر تذکیہ کر دیا جائے تو انھیں کھانا جائز ہے، اگر وہ فنّی شرائط پورے ہوں جن سے ثابت ہوتا ہو کہ تذکیہ سے قبل ذبیحہ کی موت نہیں ہوگئی تھی۔ ماہرین نے موجودہ دور میں ان شرائط کو حسب ذیل بیان کیا ہے:

(۱) الیکٹرک شاک کے آلے کے دونوں سروں کو ذبیحہ کی دونوں کنپٹیوں یا پیشانی اور گدّی پر لگایا جائے۔

(۲) وولٹیج سو سے چار سو وولٹ کے درمیان ہو۔

(۳) کرنٹ بھیڑ، بکری کے تعلق سے 0.75 سے 1.0 امپیر کے درمیان اور گائے کے تعلق سے 2.0 سے 2.5 امپیر کے درمیان ہو۔

(۴) الیکٹرک کرنٹ تین سے چھ سیکنڈ کی درمیانی مدت تک رہے۔

جس جانور کا تذکیہ مقصود ہو اسے چبھنے والی سوئی کے ریوالور، کلہاڑی یا ہتھوڑے کے ذریعے جھٹکا دینا جائز نہیں اور نہ انگریزی طریقے پر پھونک مار کر بیہوش کرنا جائز ہے۔

گھریلو جانوروں کو الیکٹرک شاک کے ذریعے جھٹکا دینا جائز نہیں، اس لیے کہ تجربہ سے ثابت ہے کہ ان میں سے ایک بڑی تعداد تذکیہ سے قبل مر جاتی ہے۔

جن حیوانات کو ہوا یا آکسیجن کے ساتھ کاربن ڈائی آکسائڈ کے آمیزہ یا گول سر والے ریوالور کے استعمال کے ذریعے جھٹکا دیا جائے، اس طرح کہ تذکیہ سے قبل ان کی موت نہ ہو جائے، تو تذکیہ کے بعد وہ حرام نہ ہوں گے۔

جو مسلمان غیر اسلامی ممالک میں رہتے ہیں ان پر لازم ہے کہ وہ قانونی طریقوں سے اپنے لیے بغیر جھٹکا کے اسلامی طریقے پر جانوروں کو ذبح کرنے کی اجازت حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

غیر اسلامی ممالک میں جانے والے یا وہاں رہنے والے مسلمانوں کے لیے جائز ہے کہ وہ اہل کتاب کے ان ذبیحوں کو جو شرعاً مباح ہوں، کھائیں۔ مگر ضروری ہے کہ پہلے وہ اطمینان کر لیں کہ ان میں

محرمات کی آمیزش نہ ہو۔ لیکن اگر ان کے نزدیک یقینی ہو کہ ان کا شرعی طریقے پر تذکیہ نہیں ہوا ہے تو ان کا کھانا جائز نہیں۔

اصل یہ ہے کہ پالتو جانوروں وغیرہ کا تذکیہ آدمی خود کرے، لیکن اس معاملے میں مشینوں کے استعمال میں کوئی حرج نہیں ہے، بشرطیکہ شرعی تذکیہ کی شرائط پوری ہوں۔ جانوروں کے ایک گروپ کو اگر مسلسل ذبح کیا جا رہا ہو تو ابتدا میں بسم اللہ پڑھ لینا کافی ہے، لیکن اگر تسلسل رک جائے تو دوبارہ پڑھنا ہوگا۔

(الف) اگر گوشت ایسے ممالک سے درآمد ہوتا ہو جہاں کی آبادی کی اکثریت اہل کتاب ہو اور ان کے جانوروں کو جدید سلاٹر ہاؤسز میں شرعی تذکیہ کی شرائط کے مطابق ذبح کیا جاتا ہو تو وہ حلال گوشت ہے۔ اس لیے کہ اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: ﴿وَطَعَامُ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ حِلٌّ لَّكُمْ﴾ (المائدہ: ۵ ''اور اہل کتاب کا ذبیحہ تمہارے لیے حلال ہے''

(ب) جو گوشت ایسے ممالک سے درآمد ہوتا ہو جن کی آبادی کی اکثریت غیر اہل کتاب ہو، وہ حرام ہیں۔ اس لیے کہ ان کے بارے میں گمان غالب ہے کہ ان جانوروں کی جانیں ایسے لوگوں کے ہاتھوں جاتی ہیں جن کا تذکیہ حلال نہیں ہے۔

(ج) جو گوشت غیر مسلم ممالک سے آتے ہوں، اگر ان کے جانوروں کا تذکیہ شرعی طریقے پر کسی قابل اعتماد اسلامی بورڈ کی نگرانی میں ہوتا ہو اور تذکیہ کرنے والا مسلمان یا کتابی (یہودی یا عیسائی) ہو تو وہ حلال ہیں۔ (ماخوذ از جدید فقہی مسائل اور ان کا مجوزہ حل' شائع کردہ' ڈاکٹر نور احمد شاہتاز' ماڈرن اسلامک فقہ اکیڈمی کراچی)

مندرجہ بالا امور کا تعلق قربانی و ذبیحہ سے ہے اور ذبیحہ کے مسائل سے آگاہی اس موقع پر نہایت ضروری ہے۔ جہاد رسول اللہ ﷺ کے حین حیات ظاہری جس قدر ہوا اس کی مثال نہیں ملتی' اور جس بے مائیگی و بے سروسامانی کے عالم میں مسلمانوں نے دشمن افواج کا مقابلہ کیا وہ بھی بذات خود ایک قابل ذکر و قابل فخر کارنامہ ہے مگر رسول اللہ ﷺ کی اس مکی و مدنی جہادی

☆ فرض وہ فعل ہے جسے کرنے کا حکم اللہ تعالیٰ نے دیا ہو اور جسے جان بوجھ کر ترک کرنا سخت گناہ ہے ☆